بچادے، اور اپنے فضل وکرم کے طفیل سے مجھے لوگوں کے احسانوں سے محفوظ فرمادے۔ الٰہی! مجھے مفید علم عطا فرمادے اور دل کو لرزنے والا اور سہمنے والا بنادے، اور جانچ کو پورا کر، اور ستھرے چلن کو نہ ادھورا کر، اور اچھا سہارا دے، اور اس کے بدلے اجر بے شمار دے۔ الٰہی! اپنی نعمت کی شکر گذاری کی مجھے توفیق عطا فرما اور اپنے فضل وکرم وا حسان کا مجھے احسان مند بنادے، اور مجھے ایسی بات دے کہ لوگوں میں سنی جائے، اور ایسا کردار دے کہ جو تیری طرف بلندی پائے، اور نیکیوں میں میری پیروی کی جائے اور میرے دشمن کو ہلاکت کی سزا دی جائے۔ الٰہی! رات ودن کی ہر گھڑی اور ہر پل میں محمدؐ وآل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور مجھے بروں کی برائی سے بچا اور گناہوں کے میل کچیل سے چندن کی طرح مجھے صاف ستھرا بنا، اور آگ سے مجھے چھڑا، اور ٹھہراؤ کی جگہ میں مجھے بسا، اور میرے اور میرے ایمانی بھائیوں اور بہنوں کے سب گناہ عفو فرما، اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین۔

❁❁❁

زیارت ناحیہ کا منظوم ترجمہ

مرزا سلامت علی دبیرؔ اعلی اللہ مقامہٗ

(۱)

کیا شانِ روضۂ خلفِ بوتراب ہے
وہ عرش کا جواب ہے خود لاجواب ہے
ہفتاد حجِ کعبہ میں جتنا ثواب ہے
بس ایک وہ طوافِ ضریحِ جناب ہے
ہوتے ہیں سب گناہ مبدل ثواب سے
روزِ حساب پاک ہے زائر حساب سے

(۲)

وہ روضہ ہے وہ روضہ، کہ قدسی کا ہے ورود
وہ قبر ہے وہ قبر پڑھیں جس پہ سب درود
وہ خاک ہے وہ خاک کہ جس سے شفا ہو زود
مظلومیت بھی صاف ہے اس قبر سے نمود
اب تک وہاں کی خاک ہے اور روئے فاطمہؑ
جاروب ہے مزار کی گیسوئے فاطمہؑ

(۳)

ہے نقرئی ضریح میں فولاد کی ضریح
اور اس میں خواب کرتا ہے وہ وارث مسیح
پیدا ہے ہر ضریحِ مشبک سے یہ صریح
غربال تیروں سے تھا یونہی سیدِ ذبیح
اک بوسہ اس ضریحِ امام کبیر کا
کفارہ ہے گناہِ کبیر و صغیر کا

(۴)

ہر شمع روضہ دیکھ کے ہوتا ہے یہ گماں
زہراؑ کی آہِ گرم کے شعلے ہیں یہ عیاں
پروانگی ہے آنے کی پروانے کو کہاں
روحِ جناب فاطمہؑ پروانہ ہے وہاں
مرقد میں بھی حسینؑ کے روشن چراغ ہیں
سو وہ چراغ کیا ہیں عزیزوں کے داغ ہیں

(۵)

ہے مثلِ سطر جادۂ صحرائے کربلا
لکھا خطِ غبار سے ہے نسخۂ شفا
ہر زخم و ہر مرض کے لئے مرہم و دوا
نقشہ تمام روضے کا ہے نقشِ مدعا
روضہ ہے پاک حکمت رب العلا ہے وہ
خاک شفا ہے خاک تو دارالشفا ہے وہ

(۶)

ہاں اے محبو! تم کو بھی زائر کرے اللہ
دیکھو وہ روضہ اور ضریح اور وہ قبر شاہ
اصغرؑ کے بھی مزار پہ رو کر کرو نگاہ
عمامہ ایک چھوٹا سا جس پر دھرا ہے آہ
سر ننگے گردِ روضہ پھرو شور و شین سے
روؤ لپٹ لپٹ کے ضریحِ حسینؑ سے

(۷)

دیکھو وہ خیمہ گاہِ شہنشاہِ بحروبر
بارہ کجاوے جس میں دھرے ہیں ادھر ادھر
اس خیمہ گاہ میں ہوا زائر کا جب گذر
آتا ہے یاد خیمے کا جلنا زیادہ تر
زینبؑ تو اس جگہ نہیں معلوم ہوتی ہے
پر روح اس کے بھائی کی خیمے میں روتی ہے

(۸)

ہوتا ہے خیمہ گاہ کے در پر جگر کباب
یہ بات کرکے روتے ہیں زوار بے حساب
زینبؑ نے اپنے بھائی کی تھامی تھی یاں رکاب
زینبؑ ادھر تڑپتی تھی اور اس طرف جناب
خواہر رکاب تھامے تھی ششدر کھڑی ہوئی
گھوڑے کے پاؤں پر تھی سکینہؑ پڑی ہوئی

(۹)

ہے اک طرف کو قاسمؑ نوشہ کی خیمہ گاہ
حسرت سے اس مقام پہ کرتے ہیں سب نگاہ
خادم وہاں کے کہتے ہیں باحالتِ تباہ
ہاں زائرو! ضرور کرو اس جگہ پہ آہ
شادی کا گھر یہی ہے (پہ) ابنِ حسنؑ نہیں
دولھا نہیں برات نہیں اور دلہن نہیں

(۱۰)

کھولے تھے اس مقام پہ کبریٰؑ نے سر کے بال
رنڈ سالہ پہنے روتی تھی اس جا وہ خستہ حال
بیٹھا تھا نامراد یہاں پر حسنؑ کا لال
کبریٰؑ کو آستین یہیں دی بصد ملال
دولھا تو یاں بنے تھے وہ ناموس شاہ میں
اور لاش پائمال ہوئی قتل گاہ میں

(۱۱)

بیمارِ کربلا کا بھی ہے اک طرف مکاں
زنجیر و طوق پہنا تھا سجادؑ نے جہاں
ہوتا ہے زائروں کو تصور یہی وہاں
اس جا گلے میں آپ کے باندھی تھی ریسماں
ہاں زرد کیوں نہ چہرۂ زائر کمال ہو
جس جا رخِ سکینہؑ طمانچوں سے لال ہو

(۱۲)

کیا خاتمہ بخیر ہے کہ آئے واں قضا
نہرِ فرات غسل کو مدفن کو کربلا
طاہر کفن بھی خاکِ شفا کا لکھا ہوا
خوفِ فشارِ قبر نہ اندیشۂ جزا
مردے کو جس جگہ نہ عذاب و فشار ہو
پامال واں حسینؑ سا عالی وقار ہو

(۱۳)

زائر پلِ سفید پہ کرتے ہیں جب گذار
واں گنبدِ طلا نظر آتا ہے ایک بار
اکثر پیادہ ہوتے ہیں باچشمِ اشک بار
ان کا تو یہ ادب ہے اور آقا کا یہ وقار
شاہِ شہید حکم یہ دیتے ہیں بھائی کو
عباسؑ جاؤ زائروں کی پیشوائی کو

(۱۴)

مظلومِ کربلا پہ فدا مادر و پدر
روضے سے جب نکلتے ہیں زوّارِ نامور
عصیاں سے پاک ہوتے ہیں اس طرح سر بسر
پیدا شکم سے ماں کے ہو جس طرح سے بشر
تقصیر پر نگہہ نہیں بخشش سے کام ہے
دربار میں حسینؑ کے کیا فیضِ عام ہے

(۱۵)

عباسؑ کے جلال سے واں کانپتے ہیں سب
دیکھا یہ خواب میں متولی نے ایک شب
عباسؑ شہ کے آگے کھڑے ہیں بصد ادب
اور اس سے کہہ رہے ہیں وہ مظلوم و تشنہ لب
زائر بہت عزیز ہیں زہراؑ کے لال کو
موقوف آپ کیجئے اپنے جلال کو

(۱۶)

اب ہاتھ رکھ کے سر پہ مرے کھاؤ تم قسم
زائر سے آپ کی متعرض نہ ہوں گے ہم
زواروں کے ملال سے ہوتا ہے مجھ کو غم
گر کچھ خطا بھی ہو تو کرو ان پہ تم کرم
گو تم میں یہ جلال بھی ورثہ ہے باپ کا
بھائی تو ہے حسینؑ سا مظلوم آپ کا

(۱۷)

دکھ شہ نے جھیلے شیعوں کی راحت کے واسطے
کٹوایا سر کو بخششِ امت کے واسطے
رونے کو بھی کہا تو شفاعت کے واسطے
ناجی ہے وہ جو جائے زیارت کے واسطے
قربان ہم حسین علیہ الصلوٰت کے
کیا کیا قوی وسیلے ہیں اپنی نجات کے

(۱۸)

جو اس ضریح پر ہو تصدق زہے شرف
بالیں پہ لو کھڑے ہیں رسولان ما سلف
ہے پائینتی ضریح کے کرّوبیوں کی صف
زوّاروں کا ہجوم ہے روضہ میں ہر طرف
صدقے میں زائروں پہ امامِ ذبیح کے
کس کس مزے سے لیتے ہیں بوسے ضریح کے

(۱۹)

در پر کھڑا ہوا کوئی کہتا ہے یا حسینؑ
بیکس حسینؑ کشتۂ تیغِ جفا حسینؑ
مظلوم و بے دیار و شہ کربلا حسینؑ
ہے شور السّلامُ علیک اور وا حسینؑ
سر ہیں برہنہ اور گریبان چاک ہے
لبیک ہے کہیں ، کہیں روحی فداک ہے

(۲۰)

واں مرثیے کے پڑھنے کی ہے احتیاج کیا
دیکھی ضریح اور ہوئی شدتِ بکا
پڑھتی ہے مرثیہ تو بتولؑ اپنے لال کا
سن سن کے اس کو روتے ہیں پیغمبرؐ خدا
یاں مرثیوں پہ شاہ کے اک شور و شین ہے
واں خود حسینؑ اور ضریحِ حسینؑ ہے

(۲۱)

دو گز کفن نہ جس کو ملا اس کی قبر ہے
اکبرؑ سا لال جس کا موا اس کی قبر ہے
سر جس کا شہر شہر پھرا اس کی قبر ہے
چہلم کو جو کہ دفن ہوا اس کی قبر ہے
کس بیکسی سے آیا تھا یہ قتل ہونے کو
لاشے پہ بعد قتل نہ تھا کوئی رونے کو

(۲۲)

مضموں زیارتوں میں بھی رونے کا ہے تمام
ہر سطر مرثیہ ہے ہر اک لفظ ہے سلام
حقّا کلام ہے وہ اماموں کا لا کلام
آئے ہیں شاہِ دیں کی زیارت کو سب امام
مظلوم کو وہ روئے ہیں کس کس بیان سے
نکلے ہیں فقرے درد کے ان کی زبان سے

(۲۳)

کہتے ہیں ایک لوحِ برنجی مثالِ ماہ
آویزاں ہے ضریح میں باصد شکوہ و جاہ
اس لوح پر لکھی ہے زیارت عجیب آہ
موجد ہیں جس کے مہدیؑ دیں حجتِ الٰہ
زوّار پڑھتے ہیں وہ زیارت تو روتے ہیں
اکثر ہر ایک فقرے پہ بیہوش ہوتے ہیں

(۲۴)

ممکن نہیں تمام زیارت پڑھے بشر
ہوتا ہے چاک اس کے ہر اک لفظ پر جگر
دو چار فقرے پڑھتا ہوں میں اس مقام پر
سن کر کلامِ مہدیؑ ہادی ہو نوحہ گر
شاہِ شہیداں ان کو سدا یاد آتے ہیں
رونے کو کربلا میں شبِ جمعہ جاتے ہیں

(۲۵)

لو صاحب الزماںؑ کے بیاں پر کرو نظر
فرماتے ہیں سلام مرا اس حسینؑ پر
جس نفس پاک (وصاف) میں تھا فیض اس قدر
رن میں لہو کی اپنے سخاوت کی سر بسر
خالق نے پر عزیز کیا خوں بہا ہوا
امت کی مغفرت کا وہی خوں بہا ہوا

(۲۶)

اس پر سلام ہے جو شہنشاہِ کربلا
جس کے بہ زیرِ قبہ ہے مقبول ہر دعا
پھر رو کے کہتے ہیں کہ سلام اس پہ ہے مرا
خالق نے جس کی خاک کو خاکِ شفا کیا
بابا کی خاک خلق کو خاکِ شفا ہوئی
عابدؑ کو (قید) میں نہ میسر دوا ہوئی

(۲۷)

اس پر سلام خون تھا جس کا لباس تن
بے رحموں نے اتار لیا جامۂ کہن
تھا دھوپ میں پڑا ہوا عریان وہ بدن
خونِ بدن ، بدن کو ہوا سرخ اک کفن
بیٹا ابوترابؑ کا کیا خاکسار تھا
تھی فرش خاک، پیرہن تن غبار تھا

(۲۸)

فرماتے ہیں سلام گریبانوں پر مرا
وہ جیب چاک پنجۂ غم سے جنہیں کیا
چھوٹا سا ہے وہ ایک گریباں سکینہؑ کا
چوتھے برس جو باپ کی تھی صاحبِ عزا
اس چاک میں رسولؐ کا داماں شریک ہے
زہراؑ کے بھی کفن کا گریباں شریک ہے

(۲۹)

ان پر سلام بیبیاں تھیں جو (کہ) بے نقاب
وہ بیبیاں تھیں آلِ رسولؐ فلک جناب
سر ننگے تھیں جو بلوے میں بادیدۂ پُر آب
اور ہاتھوں سے چھپاتی تھیں منہ کو بصد حجاب
اہلِ عزا تھے اور نہ عزا کا لباس تھا
رنگواتے کپڑے سوگ کے کیا کچھ نہ پاس تھا

(۳۰)

ان جسموں پر سلام برہنہ تھے جو بدن
ان پر سلام جو کہ ہوئے دفن بے کفن
ان پر سلام قطع ہوئے تھے جو عضوِ تن
اس خون پر سلام جو تھا سیل موج زن
ان پر سلام ہے کہ جو سر جا بجا رہے
ان سے بدن جدا وہ بدن سے جدا رہے

(۳۱)

ان پر سلام جن کے دریدہ ہوئے خیام
کاٹی گئیں طنابیں قناتیں جلیں تمام
فرماتے ہیں یہ مہدیؑ دیں شاہِ خاص و عام
رخسار پر غبار کے اوپر مرا سلام
اس پر سلام خون ہی جس کا لباس تھا
وہ وارثِ رسولؐ شہِ حق شناس تھا

(۳۲)

ان دانتوں پر سلام کہ جن پر لگی چھڑی
وہ دانت شہؑ کے تھے در شہوار کی لڑی
ان پر چھڑی لگائی تھی ظالم نے جس گھڑی
زینبؑ بہن حسینؑ کی تھی سامنے کھڑی
غش ہوگئی نواسی رسالتؐ پناہ کی
اس دم سرِ حسینؑ نے تھرّا کے آہ کی

(۳۳)

اے جدِّ پاک تیری مصیبت پہ میں فدا
وا غربتا مدد کو تمہاری کوئی نہ تھا
گھیرا ہر اک طرف سے تمہیں وا مصیبتا
کم زور و ناتواں تمہیں زخموں سے کردیا
زخمی جو ہوکے آپ سوئے خیمہ آتے تھے
ہاں آخری سکینہؑ سے ملنے کو جاتے تھے

(۳۴)

چھ لاکھ کا ہجوم تھا پھر جاتے تم کدھر
حسرت سے خیمہ گاہ پہ کرتے تھے تم نظر
آخر گرایا تم کو جو گھوڑے سے اے پدر
زخمی اکیلے آپ تڑپتے تھے خاک پر
تم تو قدم کو مہر نبوت پہ دھرتے تھے
گھوڑے سموں سے آپ کو پامال کرتے تھے

(۳۵)

گھوڑا تمہارا خیمہ کو روتا ہوا چلا
کوئی نہ تھا سوار کا قاصد وہی بنا
دیکھا حرم نے گھوڑے کو ہے شدتِ بکا
ناگاہ زین آپ کا خالی نظر پڑا
سب واحسینؑ کہہ کے کھلے سر نکل پڑے
بچوں کا اپنے ہاتھ پکڑ کر نکل پڑے

(۳۶)

اے جد نبیؐ کی آل کا اس وقت تھا یہ حال
منہ پر طمانچے مارتی تھی اور کھلے تھے بال
مقتل کو دوڑی آتی تھیں با حسرت و ملال
گر گر پڑے تھے گودیوں سے طفل خردسال
ہر بی بی اس طرح سے جو فریاد کرتی تھی
مولا تمہارے دل پہ کہو کیا گذرتی تھی

(۳۷)

عاشق تمہاری تھی جو سکینہؑ وہ مہ لقا
آنکھوں پہ اس کے غم سے اندھیرا تھا چھا گیا
آنکھیں وہ اپنی کھول کے اے شاہِ کربلا
مقتل میں تم کو ڈھونڈھتی پھرتی تھی جا بجا
زینبؑ سے پوچھتی تھی کہاں ہے پدر مرا
بانوؑ سے رو کے کہتی تھی تھامو جگر مرا

(۳۸)

کس وقت پہ سکینہؑ کو تم آئے ہو نظر
جس وقت شمر آن کے بیٹھا تھا سینے پر
اور تیغ پھیرتا تھا گلے پر وہ بد گہر
بعد آپ کے حرم پہ جفا کی زیادہ تر
وہ دختر و پسر جو تمہارے عزیز تھے
وہ سب اسیر مثلِ غلام و کنیز تھے

(۳۹)

واحسرتا جو لوگ تھے حلّالِ مشکلات
زنجیر اور رسن میں بندھے تھے وہ نیک ذات
اور ہاتھ تھے سبھوں کے بندھے گردنوں کے ساتھ
مشکل کشا کہاں تھے جو کھلواتے ان کے ہاتھ
پانی کی بوند ہاتھ کسی کے نہ آتی تھی
اور دھوپ دوپہر کی رخ ان کے جلاتی تھی

(۴۰)

محزوں ہوئی تمہارے لئے روح مصطفیؐ
لے کر سنانی آپ کی روح الامیں گیا
روتا تھا اور یہ قبرِ نبیؐ پر تھا کہہ رہا
یا مصطفیؐ شہید نواسا ہوا ترا
مرقد میں مصطفیؐ کا بدن تھر تھرا گیا
اس درجہ تم کو روئے کہ غش ان کو آگیا

(۴۱)

خاموش اے دبیرؔ کہ تابِ بیاں نہیں
یہ مرثیہ ہے شرح کلامِ امامِ دیں
اس کا صلہ کریں گے عطا شاہ مومنیں
باغِ بہشت و کوثر و تسنیم و حورِ عیں
لیل و نہار ہوں میں اسی اشتیاق میں
چل کر پڑھوں یہ مرثیہ شہؑ کے رواق میں

منظوم ترجمہ از قلم میر عشق

مندرجہ ذیل مرثیہ میں زیارتِ مقدسۂ ناحیہ کے فقرات یا ان فقرات کے مفہوم کا ترجمہ کیا گیا ہے کہیں پورے بند میں مقررہ فقرات کا ترجمہ لایا گیا ہے اور کسی جگہ بند کے کسی جزو میں پایا جاتا ہے۔

(۱)

سلام عشقؔ کا تم سب پر اے عزادارو
نصیب مرحمتِ داور اے عزادارو
فغاں سے بزم بنے محشر اے عزادارو
خدا سے عرض کرو دم بھر اے عزادارو
دعائے عشقؔ الٰہی قبول ہوجائے
ظہورِ قائمِ آلِ رسولؐ ہوجائے

(۲)

امامِ منتظر و حجتِ خدا صاحب
خدیو مملکتِ گریہ و بکا صاحب
وصی و وارثِ مہمانِ کربلا صاحب
شریکِ بزمِ عزا صاحبِ عزا صاحب
ہوا ضرور شہِ مشرقین کا پرسا
امامِ عصرؑ کو دیں سب حسینؑ کا پرسا

(۳)

رقم زیارتِ پُردرد کے ہیں سب مضموں
یہ ترجمہ ہے کلامِ امامؑ کا موزوں
کلامِ عشقؔ نہ اعجاز ہے نہ ہے افسوں
مگر نہیں ہے تعجب جو گریہ ہو افزوں
سنو یہ مرثیہ گو میرے نام کا ہوگا
اثر ضرور کلامِ امامؑ کا ہوگا